سوال

(274) غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو "ماں یا بہن" کہہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہلحدیث دو اگست کے پرچے میں بصفحۂ فتویٰ ایک سوال نمبر 301 تھا۔ جس کا خلاصہ مطلب تھا کہ ایک شخص نے سخت غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا۔ ''تو میری ماں بہن ہے۔ اگر میں تم کو رکھو تو ایسا اپنی بہن کو رکھوں گا۔ زیور وغیرہ اٹھا لئے اس کے بعد پھر عورت کو لانا چاہتا ہے۔ کیا عورت مذکورہ اس کے گھر جا سکتی ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب دیا تھا کہ حالت مذکورہ غصہ کی حالت ہے۔ اس میں طلاق (1) ہوگی چونکہ مغلظ نہیں۔ اس لئے نکاح جدید سے رہ سکتی ہے۔ امرت سر کے ایک حنفی اخبار میں اس پر سوال کیا گیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''مہربانی فرما کر اس جواب کی سند قرآن وحدیث سے بیان کریں فقہاء نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ اور ابو داؤد کی حدیث میں بھی کراہیت آئی ہے۔ لیکن طلاق کا واقع ہونا معلوم نہیں آپ نے کس دلیل سے اخذ کیا ہے۔'' ہدایہ میں ہے۔

ولو قال انت علی مثل امی یرجع الی نیتہ ان قال اردت الطلاق فھو طلاق بائن

یعنی جو کوئی بیوی کو ماں کی طرح کہہ کر طلاق کی نیت کرے۔ تو وہ طلاق بائن ہوگی۔ اس سے تھوڑا پہلے صاحب ہدایہ نے ماں کے ساتھ بہن پھوپھی خالہ وغیرہ کو بھی شامل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو ماں بہن کی طرح کہہ کر پکارنے سے طلاق ہو سکتی ہے۔

لانہ تشبیہ بالام فی الحرمتہ فکانہ قال انت علی حرام ونووي بہ الطلاق

اب رہا نیت کا ثبوت تو حالت غیض وغضب ہی سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ ہر مرد کو عورت کی علحدگی منظور ہے۔ یعنی معنی طلاق کے ہیں۔ ابو داؤد کی حدیث نقل کریں گے تو غور کیا جائے گا۔

1۔ سوال کے الفاظ مذکورہ مجمل ہیں تصریح کسی قسم کی بنیں ہاں معنوی لحاظ سے اقرب الی الظہار ہیں اور نیت طلاق کی بھی ہو سکتی ہے مگر نیت کو متکلم کے سوا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہاں غیظ و غضب میں قرینہ طلاق کا ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ظہار سے بے خبری کی حالت میں طلاق ہی ظاہر ہے (ابو سعید شرف الدین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 276

محدث فتویٰ